سوال

باغ فدک سے محرومی پر حضرت فاطمۃ الزہراء تادم مرگ ناراض رہیں۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

باغ فدک سے محرومی پر حضرت فاطمۃ الزہراء تادم مرگ ناراض رہیں حتیٰ توفیت (بخاری) فاطمۃ بضعۃ منی من اغضبھا اغضبنی (بخاری) چنانچہ صغریٰ کبریٰ سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضی بھی ثابت ہوتی ہے ایسے اصحاب ثلاثہ بہشتی اور مغفور کیوں کر قرار پائے جبکہ علیؓ اور حضرت عباسؓ شیخین کے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولاً یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی ناراضی والی حدیث تو حضرت علیؓ ... کو فمن اغضبھا ... غضب کر دیا۔ آخری الفاظ تو حضرت علیؓ کے متعلق ہیں پھر اس سے صغریٰ کبریٰ نکالتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو (معاذ اللہ) اس کا مصداق قرار دیا ہے جو

، ص995، 996)

روایت میں حضرت ابو بکرؓ کی معذرت اور اس کی دلیل جس کے بعد حضرت فاطمہ کا دوبارہ مطالبہ نہ کرنا صاف طور پر ذکر ہے اور فہجرت کا معنی یہ ہے کہ پھر جناب فاطمہؓ نے جناب ابو بکرؓ سے فدک کے معاملے پر ملاقات نہیں کی اور پھر چھ ماہ کے بعد اپنے ابا جی ﷺ کو جا ملیں اور بخاری کی دوسری حدیث میں وجد،

جولہٗ غضب اور غضب میں نمایاں فرق ہے۔ اغضاب کا معنی بلاوجہ ناراض کرنا ہوتا ہے لیکن حضرت ابو بکر صدیقؓ نے تو حدیث، ما ترکناہ صدقۃ سے مجبوری کا اظہار فرما رہے ہیں اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کا یہ راست فیصلہ وما اتاکم الرسول فخذوہ کے عین مطابق تھا۔

بجرم عشق تو میکشند و غوغا ئیت

تو نیز سر بام آکہ خوش تماشہ الیت

رت فاطمہ کی یہ ناراضگی اور رنجیدگی محض غلط فہمی کی بناء پر تھی اور اہل اللہ کی ایسی رنجیدگی جس کی بنیاد غلط فہمی پر ہو اس کا کوئی نتیجہ نکالنا صحیح نہیں ہوتا۔ ورنہ حضرت ہارونؑ پر حضرت موسیٰؑ ناراض ہو گئے تھے، تو کیا حضرت ہارونؑ مغضوب علیہ قرار پائیں گے؟ ہر گز ہر گز نہیں۔

جو حضرت فاطمہؓ اور حضرت ابو بکرؓ کی صلح ہو گئی تھی جیسا کہ بیہقی نے نقل کیا ہے۔

، ص532 ص1)

بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو راضی کر لیا اور وہ راضی ہو گئیں۔''

ں355) اور شیخ ابن مطہر حلی نے بھی منہاج الکرامہ میں اعتراف کیا ہے:

لت فاطمۃ ابا بکر فی فدک - کتب لہا کتابا ورواہا علیہا اور حجاج السالکین میں ہے:

فقالت: واللہ تفعلن فقال واللہ لأفعلن فقالت اللھم اشھد فرضیت بذالک وأخذت العہد علیہ۔ (تحفہ اثنا عشریہ فارسی ص279)

زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

ں151)

حضرت علیؓ پر ناراضگی:۔

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے اس کے برعکس من اغضبھا فقد اغضبنی حضرت علیؓ کے حق میں وارد ہیں۔ جیسا کہ خود شیعہ لٹریچر میں موجود ہے۔ جلاء العیون ص 137 اور ص 62، 63 مترجم اردو کو ملاحظہ کر لیا جائے۔ حضرت امام صادق سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی (جمیلہؓ) سے نکاح کرنا چا

(ص549 ج2)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تو جب آنحضرت ﷺ کو اطلاع پہنچی تو فرمایا کہ فاطمہؓ میرا گوشہ جگر ہے، جو چیز فاطمہؓ کو تکلیف دہ ہے وہ مجھے بھی تکلیف دہ ہے، جو چیز اس کیلیے بوجھ کا سبب ہے وہ میرے لیے بھی ہے۔ (مسلم شریف ص290 ج

لرح شیعہ اصول کے مطابق تو صغریٰ کبریٰ جوڑ کر حضرت علیؓ کے حق میں بھی وہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے جو نتیجہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے حق میں نکالنے کی ناکام کوشش کی جاتی ہے۔ فرمائیے کیا آپ کے اصول کے مطابق حضرت علیؓ مغضوب علیہ ہو گئے۔ یا للعجب۔ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔

فاء ثلاثہ مغفور اور جنتی ہیں:

لاثہؓ کے جنتی ہونے پر دلائل یہ ہیں، چند آیات ملاحظہ ہوں:

الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللَّهِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ * يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُم بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ (التوبہ: 20، 21)

ئے اور ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں مالوں کے ساتھ اور جانوں کے ساتھ، یہی لوگ اللہ کے ہاں درجے میں بڑے ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔ ان کا رب ان کو اپنی رحمت رضامندی اور جنت کی نوید سناتا ہے اور ان کے لیے اس جنت میں دائمی نعمتیں ہیں۔''

اِنَ اللَّہَ اشتَرَیٰ مِنَ المُؤمِنینَ أَنفُسَہُم وَأَموالَہُم بِأَنَّ لَہُمُ الجَنَّۃَ (التوبہ :111)

لیٰ نے مومنین سے ان کی جانوں اور مالوں کو اپنی جنت کے عوض خرید لیا ہے۔''

أُولَـٰئِکَ کَتَبَ فی قُلوبِہِمُ الإیمانَ وَأَیَّدَہُم بِروحٍ مِنہُ وَیُدخِلُہُم جَنّاتٍ تَجري مِن تَحتِہَا الأَنہارُ خالِدینَ فیہا رَضِیَ اللَّہُ عَنہُم وَرَضوا عَنہُ أُولَـٰئِکَ حِزبُ اللَّہِ أَلا إِنَّ حِزبَ اللَّہِ ہُمُ المُفلِحونَ (المجادلہ : 22)

لوگ ہیں کہ اللہ نے جن کے دلوں کی تختیوں میں ایمان کندہ کر دیا ھے اور ان کی غائب سے تائید فرمائی ھے اور انہیں ایسی جنت میں داخل فرمائے گا جس کے نیچے نہریں چلتی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ پر خوش ہو گئے یہی اللہ کی جماعت ہے اور خبر دار اللہ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے۔''

وَالسّابِقونَ الأَوَّلونَ مِنَ المُہاجِرینَ وَالأَنصارِ وَالَّذینَ اتَّبَعوہُم بِإِحسانٍ رَضِیَ اللَّہُ عَنہُم وَرَضوا عَنہُ وَأَعَدَّ لَہُم جَنّاتٍ تَجري تَحتَہَا الأَنہارُ خالِدینَ فیہا أَبَدًا ذٰلِکَ الفَوزُ العَظیمُ (التوبہ :100)
لٰکِنِ الرَّسولُ وَالَّذینَ آمَنوا مَعَہُ جاہَدوا بِأَموالِہِم وَأَنفُسِہِم وَأُولَـٰئِکَ لَہُمُ الخَیراتُ وَأُولَـٰئِکَ ہُمُ المُفلِحونَ (التوبہ :88)

اور بھی ایسی بے شمار آیات قرآنیہ ہیں جن میں ان قدسیوں کے محامد و محاسن اور مناقب و فضائل کے تذکرے موجود ہیں۔ بلکہ خود شیعہ کی کتابیں بھی خلفاء ثلاثہ کے فضائل سے بھری پڑی ہیں چند حوالے نگارش کیے دیتا ہو لفروع کافی ص146ج3۔ تفسیر حسن عسکری ص231 تفسیر آیت غار تفسیر قمی ٗ

ں بات اور اس کا جواب :

ہ کہ ''حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ شیخین کو کاذب، آثم، خائن اور غادر سمجھتے تھے اور حضرت عمرؓ نے اس کا اعتراف بھی کر لیا تھا۔''

اس کے جواب میں گزارش ہے کہ یہ بھی کم علمی کی دلیل ہے۔ حضرت عمرؓ نے اعتراف نہیں کیا بلکہ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو بطور تنبیہ ایسا فرما رہے ہیں کہ جو فیصلہ حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت ﷺ کے حکم کی تعمیل ما ترکنا صدقۃ صادر فرمایا اور میں نے اسی کو بحال رکھا، کیا تم لوگ مجھے اور حضرت ابو بکرؓ

م ص92ج2)

مرکحص2ج902

ء کی ص90ج2)

اب حضرت علیؓ کی طرف سے جو جواب ہو گا ہماری طرف سے حضرت فاروقؓ کے حق میں بھی قبول فرما لیا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص113

محدث فتویٰ